سیانی سہیلیاں
ADVANCING ACTION FOR ADOLESCENT GIRLS

سیانی سہیلیاں
ADVANCING ACTION FOR ADOLESCENT GIRLS

UKaid from the British people

ادارۂ تعلیم و آگہی
IDARA-E-TALEEM-O-AAGAHI

خبرنامہ

تعارف

یہ خبرنامہ سیانی سہیلیاں پروگرام میں پڑھنے والی تمام نوعمر لڑکیوں کی زندگی کی عکاسی کرتا ہے ۔ سیانی سہلیاں ایک ایسا پروگرام ہے جو DFID (PESP II) کی مرہونِ منت مارچ 2018 سے لائحہ عمل ہے اور انتہائی پسماندہ (سکولوں سے باہر) نوعمر لڑکیوں کو نہ صرف بنیادی تعلیم بلکہ پیشہ ورانہ مہارتوں کیساتھ زندگی گزارنے کی مہارتیں سیکھنے کے مواقع بھی فراہم کر رہا ہے۔

سیانی سہیلیاں پروگرام میں پڑھنے والی تمام نوعمر لڑکیوں کی مایوسی سے یقین کا سفر اس خبرنامہ کے ذریعے نہ صرف لوگوں میں آگاہی پیدا کرتا ہے بلکہ ان لڑکیوں کی دوسری قابلیتوں پر بھی نظر ثانی کرواتا ہے کہ ایسے پروگرام کا ہونا قابلِ ضرورت ہے اور ان کا قائم رہنا مفید ثابت ہوسکتا ہے۔

آخر میں ان تمام خاندانوں کا شکریہ جنہوں نے سیانی سہیلیاں پروگرام پر اعتماد کیا اور ان نوعمر لڑکیوں کو دوبارہ پڑھنے کا موقع دیا۔ اسکے علاوہ ہم ان تمام نوعمر لڑکیوں کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے اس سیانی سہیلیاں پروگرام کی کاوش و ترقی میں نہ صرف حصہ لیا بلکہ اپنی زندگی کی آپ بیتی، مہارتیں اور تعلیمی سفر دوسروں کو بھی بتانے کی اجازت دی۔

سیانی سہیلیاں پروگرام کی یہ کوشش خبرنامہ کی صورت میں اک نیا قدم ہے جسکا مقصد لوگوں میں تعلیم و آگہی پیدا کرنا ہے اور ہم اُمید کرتے ہیں ہماری اس کوشش کو سراہا جائیگا۔ انشاءاللہ

فہرست

- ★ میری کہانی میری زبانی
- ★ ہُنر کدہ
- ★ سیانی سہلیاں کا دستر خوان
- ★ نظم
- ★ گرد و نواح کی خبریں
- ★ سیانی سہلیاں کی ڈائری
- ★ پیشِ نظر معلومات
- ★ عورتوں پر تشدد کے خلاف 16 دنوں پر مبنی تحریک کی کاوش
  - بول کے لب آزاد ہیں تیرے
  - آخر بیٹا ہی کیوں
- ★ سیانی سہیلیاں کی ترقی کا سفر
  - یقین کا سفر
  - خواب سے تکمیل تک

ITA.A3G ITA_A3G
www.itacec.org/a3g

سیانی سہیلیاں پروگرام کا تعارف

9 سے 19 سال کی انتہائی پسماندہ نو عمر لڑکیوں کے لیے پرائمری سکول سے آگے کی تعلیم، مہارتوں اور روزگار تک رسائی، منتقلی اور ان کو برقرار رکھنے کے لیے ایک جامع، قابلِ توسیع پروگرام ہے

پروگرام کا ڈیزائن

بااختیاری مراکز (Hubs) کا قیام نو عمر لڑکیوں کو صنفی امتیاز کی بنیاد پر تعلیم کے حصول میں درپیش آنے والی دشواریوں کو حل کرنے میں مدد دے گا۔ یہ مراکز جو منتخب کردہ مقامات میں 40 سرکاری یا غیر سرکاری سکولوں سے منسلک ہیں 3 قسم کے لائحہ کار فراہم کریں گے، جن کا مقصد پسماندہ لڑکیوں کو بنیادی تعلیم، معاشی ہُنر اور زندگی گزارنے کی مہارتیں سیکھانا ہے۔

1. امدادی / تیز تر تعلیمی عمل
2. مہارتیں، روزگار اور مالی خواندگی
3. ٹیکنالوجی اور پروگرام ٹول کٹس
4. زندگی کی مہارتوں پر مبنی تعلیم

ایسی نو عمر لڑکیوں کو توجہ کا مرکز بنانا جنہیں کبھی رسمی تعلیم تک رسائی نہیں ملی، انہیں ابتدائی یا فعال خواندگی اور پیشہ وارانہ تعلیم کے ذریعے مدد فراہم کرنا

میری کہانی میری زبانی

نام:گُل ناز　　کلاس:پنجم
عمر:13 سال　　ضلع:مظفرگڑھ

میرا نام گل ناز ہے اور میں ضلع بہاولپور کے ایسے خاندان سے تعلق رکھتی ہوں جہاں میری زندگی سے متعلق تمام فیصلوں کا حق دوسروں کو تھا۔ زندگی میں پہلی مرتبہ جو میں نے خود کی ذات کیلئے فیصلہ لیا وہ سیانی سہلیاں سکول جانے کا تھا۔ اس سکول میں نہ صرف تعلیمی سفر جاری ہوا بلکہ اپنی پہچان بھی ملی جو کہیں لوگوں کی خدمت کرتے کھو چکی تھی۔

میری آنکھ ایسے غریب خاندان میں کُھلی جہاں وسائل کی قلت تھی۔ میری دادی اکثر اوقات زیادہ بیمار رہتی تھیں جسکی وجہ سے میرے والدین نے مجھے دادی کے گاؤں چھوڑ دینے کا فیصلہ کیا۔ میرا سارا بچپن دادی کی خدمت کرتے گزرا پھر جب دادی صحت یاب ہوئیں تو مجھے واپس شہر والدین کے پاس بھیجوا دیا گیا۔ ابھی والدین کے پاس آئے ہوئے کچھ عرصہ ہی ہوا تھا کہ میرا رشتہ کسی بڑی عمر کے آدمی سے طے کر دیا گیا۔ میرے والد اچانک انتقال کر گئے جسکی وجہ سے میری والدہ نے میری جلدی شادی کر دی۔ شادی کے ایک سال بعد مجھے بیٹی پیدا ہوئی جس کی پیدائش سے پہلے تو میرے شوہر خوش نہ ہوئے لیکن گزرتے وقت ساتھ انکے رویے میں تبدیلی آتی گئی۔ میری بیٹی کمزور پیدا ہوئی تھی لہذا وہ آئے دن بیمار رہتی تھی۔ میرے شوہر مجھے میری والدہ طرف چھوڑ گئے کیونکہ علاج کے وسائل نہ تھے۔ وقت کی ستم ظرفی یہ ہوئی کہ میری بیٹی بھی انتقال کر گئی اور یہ خبر کو سن کر بھی میرے شوہر مجھے واپس لینے نہ آئے۔

اللہ کا کرم یہ تھا کہ ان تمام حالات میں میرا سہارا میری والدہ نے دیا۔ میری والدہ کو جیسے ہی فلاحی ادارے کا معلوم ہوا انہوں نے مجھے اس ادارے میں جانے کا مشورہ دیا۔ وہ چاہتی تھیں کہ میں تعلیم اور فنی مہارت سیکھ جاؤں اور ان کے گزر جانے کے بعد خود کو سنبھال سکوں۔ اس ادارے کی ٹیم نے نہ صرف میری حوصلہ افزائی کی بلکہ زندگی گزارنے کا اک نیا مقصد بھی دیا جسکی میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں گی۔

نام:فاطمہ امجد　　عمر:17 سال
کلاس:چہارم　　ضلع:رحیم یار خان

کاش میں بھی سکول جا سکتی۔ کاش میں بھی دوسری لڑکیوں کی طرح پڑھ لکھ کر اپنی زندگی سنوار سکتی۔ یہ وہ جملہ تھا جو روزانہ میں اپنے دل و دماغ میں سوچتی رہتی تھی لیکن اس زبان سے ادا کرنے کی اجازت نہ تھی۔ میرا تعلق ایسی برادری سے ہے جہاں عورت کے حقوق گھر سنبھالنے تک محدود ہیں اور میرے والدین کی سوچ بھی اپنی برادری سے مطابقت رکھتی تھی چنانچہ مجھے چہارم کلاس سے آگے پڑھنے نہ دیا گیا اور کم عمری میں گھر کے کاموں میں لگا دیا گیا۔

زندگی کا ہر دن گھر کے کام اور چھوٹے بہن بھائیوں کو سنبھالنے میں گزر جاتا تھا۔ میرا لوگوں سے تعلق صرف اپنے خاندان تک محدود تھا اور یہی وجہ تھی میں نے دوبارہ پڑھنے کی خواہش سے بے نیازی اختیار کر لی تھی۔ میرے والدین میری شادی کے فرض سے بھی جلدی فارغ ہونے کی خواہش رکھتے تھے لہذا میری والدہ چاہتی تھیں کہ میں گھریلو فنی مہارتیں سیکھوں جسکی طرف میرا رجحان ہرگز نہ تھا۔ قسمت میں جو لکھا ہو وہ ہو کر ہی رہتا ہے۔ اس بات کا اندازہ مجھے اس روز ہوا جب کچھ عورتیں ہمارے گھر بیٹھی میری والدہ کو ادارے کی معلومات سے آگاہ کر رہی تھیں۔ میری والدہ تعلیم میں دلچسپی نہ رکھتی تھیں لیکن فنی مہارتوں کا سن کر انہوں نے مجھے انکے سکول بھیجنے کی ھامی بھر لی۔

سیانی سہیلیاں پروام کے سکول جاتے میں نے کاش کو یقین میں بدلتے محسوس کیا۔ اس ادارے میں فنی مہارتوں کے ساتھ تعلیمی سفر بھی شروع ہوا اور اس طرح میری پڑھنے کی دلی خواہش پوری ہوئی۔

خبرنامہ

نام: شازیہ　　کلاس: 8

عمر: 18 سال　　ضلع: بہاولپور

میرا نام شازیہ ہے۔ میرے دو بھائی اور پانچ بہنیں ہیں۔ میں گھر میں سب سے چھوٹی ہوں۔ حالات کو دیکھتے ہوئے میرے والدین چاہتے تھے کہ ہم سب بہنوں کی شادی ہو جائے۔ میں نے اپنی پڑھائی کا آغاز گورنمنٹ سکول سے کیا تھا۔ چھٹی جماعت میں تھی کہ پڑھائی چھوڑ دی کیونکہ سب بہنوں کی شادی ہو گئی تھی، میری امی بیمار رہتی تھی اور گھر کو کوئی سنبھالنے والا نہیں تھا۔ تیرا سال کی عمر میں نہ صرف میرا رشتہ ہوا بلکہ چند روز بعد میری شادی ایک ایسے شخص کے ساتھ کر دی گئی جو نشہ کرتا تھا۔ گھر میں لڑائی اور مار پیٹ روز کا معمول بن گئی۔ شادی کے ایک سال بعد بھی جب میری گود اولاد کی نعمت سے محروم رہی تو میرے سسرال والوں کا رویہ مجھ سے مزید سخت ہو گیا اور ظلم و زیادتی مزید بڑھ گئی۔

اتنے دُکھ سہنے کے بعد بالآخر میرے والدین کو احساس ہوا اور اچانک ایک دن مُجھے واپس اپنے پاس لے جانے کے لیے آ گئے۔ کچھ عرصہ بعد معلوم ہوا کہ میرے شوہر نے دوسری شادی کر لی۔ اب میں دو سال سے اپنے والدین کے گھر ہوں اور سُسرال والوں نے کبھی رابطہ نہیں کیا۔

زندگی کے ان حادثات کی وجہ سے میں بالکل مایوس ہو چکی تھی۔ لیکن ایک دن میں نے اپنے علاقے میں کچھ بچیوں کو بستے اٹھائے ایک ادارے کی طرف جاتے دیکھا انھوں نے مجھے بتایا کہ وہ کسی تعلیمی ادارے میں پڑھنے جاتی ہیں۔ میں بھی ان کے ساتھ اُدھر چلی گئی اور ان کی استانی کو اپنی ساری کہانی سنائی۔ استانی نے مجھے ادارے کے مقصد سے آگاہ کیا اور آگے پڑھنے کی حوصلہ افزائی کی۔ اس طرح میں نے اپنی تعلیم کا سفر دوبارہ شروع کیا یہاں تعلیم کے ساتھ فنی مہارتیں بھی سکھائی جاتی ہیں اور میں چاہتی ہوں ایسے موقع دوسری لڑکیوں کو بھی فراہم کیے جائیں۔

ہُنر کدہ

نام: نازیہ پروین　　کلاس: 5
عمر: 17 سال　　ضلع: رحیم یار خان

میرا نام نازیہ پروین ہے۔ ہم چھ بہن بھائی ہیں اور میں سب سے بڑی ہوں۔ میں نے جماعت چہارم سے پڑھائی چھوڑ دی تھی کیونکہ سکول گھر سے بہت دور تھا۔ میرے ابو بہت بیمار رہتے ہیں اس لیے میری امی لوگوں کے کپڑے سی کر اور پلاسٹک کے پنکھے بنا کر گھر کے اخراجات پورے کرتی ہیں۔ سکول چھوڑنے کے بعد میں پلاسٹک کے پنکھے بنانے میں امی کا ہاتھ بٹاتی ہوں۔

ایک دن فلاحی ادارے والے ہماری بستی میں آئے اور ہمیں مفت تعلیم کا بتایا۔ میرے لیے یہ بہت خوشی کی بات تھی اور میں پھر سے اپنی تعلیم جاری کر سکتی تھی۔ میں نے فلاحی ادارے کے سکول میں مفت تعلیم کا آغاز کیا۔ میں صبح کے وقت سکول جاتی ہوں اور شام کو پلاسٹک کے پنکھے بناتی ہوں۔ اس طرح سے میں اپنے ہنر کی وجہ سے اپنے گھر والوں کی بھی مدد کرتی ہوں اور تعلیم بھی حاصل کر رہی ہوں۔ اور یہ سب فلاحی ادارے کی مرہون منت ممکن ہوا۔

نام: رمشہ　　کلاس: 6
عمر: 15 سال　　ضلع: بہاولپور

میں جب تیسری کلاس میں تھی تو میری والدہ وفات پا گئیں۔ اس کے بعد ابو بھی ہمیں چھوڑ کر کہیں دور چلے گئے۔ ابو کے جانے کے بعد گھر میں کمانے والا کوئی نہیں تھا۔ میں اپنے بہن بھائیوں میں سب سے بڑی ہوں۔ اس وجہ سے مجھے گھر کا خرچ چلانے کے لیے سلائی کرنی پڑی۔ میرا ہنر سلائی کرنا اور مٹی کے برتن بنانا ہے۔ اگر میرے پاس یہ ہنر نہ ہوتا تو پتا نہیں میں اپنے گھر کا خرچ کیسے چلاتی۔ سلائی کر کے میں اپنی اور اپنے بہن بھائیوں کی ضروریات پوری کرتی ہوں۔

ایک دن فلاحی ادارے کی ٹیم ہمارے گاؤں میں آئی کہ ہم بچیوں کو مفت تعلیم دیں گے اور میری سہیلیوں نے مرکز میں جانا شروع کر دیا۔ انھیں دیکھ کر میرے دل میں پڑھنے کا جذبہ پیدا ہوا اور میں نے بھی مرکز جانے کا فیصلہ کر لیا۔ اب ہنر کے ساتھ ساتھ تعلیم کے زیور سے بھی آراستہ ہوں۔

نام: سحرش　　کلاس: 5
عمر: 14　　ضلع: بہاولپور

میرا نام سحرش ہے اور میں مڈل پاس ہوں۔ وسائل کی کمی کی وجہ سے میں تعلیم جاری نہیں رکھ پائی لیکن میں آگے پڑھنا چاہتی ہوں۔ میری خالہ کی بیٹی سیانی سہیلیاں پروگرام میں پڑھنے جاتی تھی، اس سے مجھے معلوم ہوا کہ جو لڑکیاں مڈل پاس ہیں انکو پارلر اور ٹیلرنگ کی فنی مہارتیں سکھائی جاتی ہیں تا کہ لڑکیاں خود کما سکیں۔ ان معلومات کے بعد میں نے اپنے والدین سے اجازت لی اور اس ادارہ میں پارلر والی کلاس میں داخلہ لے لیا۔ مجھے اس ادارے میں آتے تین ماہ ہو چکے ہیں اور میں نے کٹنگ اور ہیئر سٹائلنگ سیکھی ہے۔ میں مستقبل میں گھر پر ہی اپنا پارلر کھولنا چاہتی ہوں۔

نام: انعم　　کلاس: 10
عمر: 16　　ضلع: مظفر گڑھ

میرا نام انعم ہے۔ مجھے کسی وجہ سے تعلیم چھوڑنی پڑ گئی اور میں تعلیم مکمل نہ کر پائی۔ مجھے شروع سے کڑھائی اور سلائی کا شوق تھا۔ تھوڑی بہت کڑھائی سلائی میں اپنی والدہ سے سیکھی بھی تھی۔ اچانک ہمارے گھر دو خواتین آئیں ان لوگوں نے بتایا وہ تعلیم کے ساتھ فنی مہارتیں بھی مفت فراہم کرتے ہیں میری والدہ نے مجھے اس سکول جانے کا مشورہ دیا اور میں نے اس میں داخلہ لینے کا فیصلہ کیا۔ میں نے ٹیلرنگ والی کلاس میں جانا شروع کیا اور سوچا کہ میں گھر پر کپڑے سلائی کیا کروں گی اور پیسے کما کر والدین کا ہاتھ بٹاؤں گی۔

سیانی سہیلیاں کا دستر خوان

چُوری بنانے کا طریقہ

اجزاء

1۔ ایک کپ گھی

2۔ ایک کپ گِری پسی ہوئی

3۔ ایک پیکٹ الائچی

4۔ ایک کپ چینی

5۔ ایک پاؤ بادام

6۔ دو کپ آٹا

بنانے کا طریقہ:

سب سے پہلے آٹا لیں پھر اس میں ایک کپ گھی شامل کریں اس کو آہستہ آہستہ گوندھنا شروع کریں۔ حسب ضرورت پانی ملاتے جائیں۔ جب یہ آٹے کی شکل اختیار کر جائے تو اسکی موٹی موٹی روٹیاں بنالیں۔ ان روٹیوں کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بانٹ دیں اور دوبارہ حسب ضرورت گھی شامل کر کے چینی بھی شامل کر دیں۔ یہ سارا مواد چُورے کی شکل جب اختیار کر جائے تو اس میں آخر میں بادام اور الائچی شامل کر دیں۔ تیار کردہ چُوری کسی برتن میں ڈال کر پیش کریں۔

نام: تہمینہ کلاس:6 ضلع: بہاولپور

گندم کا دلیہ بنانے کا طریقہ

اجزاء	مقدار
ثابت گندم	ایک پاؤ
پانی	تین کلو
دودھ	دو کلو
دیسی گھی	دو چھٹانک
چینی	حسبِ ضرورت
کھجور	دو چھٹانک
خشک میوہ	حسبِ ضرورت

بنانے کا طریقہ:

ثابت گندم کو اچھی طرح صاف کر کے تین کلو پانی میں بھگو کر 24 گھنٹے کے لئے رکھ دیں پھر اسے پانی سے نکال کر کونڈی میں کوٹ لیں۔ اب اس پیسٹ کو دیسی گھی میں ڈال کر اچھی طرح بھون لیں اب اس بُھنے ہوئے پیسٹ میں دودھ ڈال دیں اور برابر چمچ ہلاتے جائیں جب دانے گل جائیں تو اس میں کٹی ہوئی کھجوریں شامل کر دیں جب دودھ خشک ہو جائے تو میوہ جات ڈال کر چولہے سے اُتار دیں اور گرم گرم دلیہ پیالی میں ڈال کر پیش کریں۔

فوائد:

- دلیہ کھانے سے ہمارے جسم میں غذائی اجزاء کی کمی نہیں ہوتی۔
- دلیہ ہمارے وزن کو کم کرنے میں مدد کرتا ہے کیونکہ اس میں کاربوہائیڈریٹ اور فائبر کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔
- روزانہ دلیہ کھانے سے عورتوں کو بریسٹ کینسر نہیں ہوتا۔
- دلیہ کھانے سے ہماری ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔

نام: یاسمین کلاس:8 ضلع: رحیم یار خان

خبرنامہ

بھنڈی گوشت بنانے کا طریقہ

اجزاء

1۔ ایک کلو بھنڈی

2۔ آدھا کلو گوشت

3۔ دو کلو پیاز

4۔ 4 ٹماٹر

5۔ آئل حسبِ ضرورت

6۔ لال مرچ 1 چمچ

7۔ نمک (حسبِ ضرورت)

8۔ ہلدی 1 چٹکی

9۔ پیسا ہوا دھنیہ پاؤڈر (حسبِ ضرورت)

10۔ گرم مصالحہ (حسبِ ضرورت)

بنانے کا طریقہ:

سب سے پہلے بھنڈی فرائی کر کے نکال لیں۔ پھر اس آئل میں پیاز ٹماٹر اور مصالحہ جات ڈال کر بھون لیں اسکے بعد مصالحے میں گوشت ڈال دیں اور ساتھ تھوڑا پانی شامل کر دیں۔ جب گوشت گل جائے تو اس میں فرائی بھنڈی ڈال دیں اور سب کو اچھی طرح مکس کر لیں اور 5 منٹ کا دم لگا دیں۔ پھر اس کو برتن میں نکال کر دھنیہ اوپر ڈال کر پیش کریں۔

نام: علینہ کلاس: 8 ضلع: مظفر گڑھ

نظم

سیانی سہلیاں

سیانی سہیلی رہتی ہے ساتھ
سیانی سہیلی رہتی ہے ساتھ

وہ رکھتی ہے سب کا خیال
رہتی ہے دل کے پاس

وہ کرتی ہے سب سے مذاق
اور رہتی ہے ہر پل ساتھ

وہ جانتی ہے اپنے ہر مسئلے کا حل
اور رکھتی ہے اُوروں کا بھی خیال

سیانی سہیلی ہے بہت سمجھدار
وہ نہیں کرتی سب کا اعتبار

سیانی سہیلی رہتی ہے ساتھ
سیانی سہیلی رہتی ہے ساتھ

نام: تانیہ یوسف عمر:18 سال ضلع: بہاولپور

گردونواح کی خبریں

نام: صابرہ کلاس: 8
عمر: 17 سال ضلع: مظفرگڑھ

میں مظفرگڑھ کی رہنے والی ہوں۔ میری سہیلی جس کو پڑھنے لکھنے کا بہت شوق تھا گورنمنٹ سکول میں چہارم کلاس میں تعلیم حاصل کر رہی تھی۔ ایک دن اس کے ماموں اس کے گھر آئے ہوئے تھے۔ اس کے ماموں نے جب اس کو سکول جاتے دیکھا تو اس کو اور اس کی امی کو بہت مارا۔ اس بات پر نہ تو اس کے ابو نے کچھ کہا اور نہ ہی اس کے بھائی نے۔ سب نے خاموشی سے تماشہ دیکھا۔ وہ دن اس کے سکول کا آخری دن تھا۔ وہ سکول جانا چاہتی تھی لیکن ہمارے معاشرے کے مطابق لڑکیوں کو تعلیم حاصل نہیں کرنی چاہیے۔

نام: فائزہ اختر کلاس: 5
عمر: 13 سال ضلع: رحیم یار خان

کم عمری کی شادی ہماری برادری میں فخر سمجھا جاتا ہے اور وٹے سٹے کی شادی پر اعتراض قابلِ جرم سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے اردگرد بہت ساری عورتیں ایسی ہیں جو سارا دن لوگوں کے گھروں میں کام کرتی ہیں۔ مرد غیر اخلاقی حرکات میں لگے رہتے ہیں اور گھریلو ذمہ داریاں بھی پوری نہیں کرتے۔ عورتیں اگر اپنی یا گھر کی ضرورت کے لیے پیسے مانگیں تو لڑتے ہیں۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ میں بہت سارا پڑھ لکھ جاؤں اور بڑی ہو کر ان عورتوں کے لیے کام کروں جو اِن پڑھ ہونے کی وجہ سے مار کھاتی ہیں اور اپنے حق کے لیے آواز نہیں اٹھا سکتیں۔

سیانی سہیلیاں کی ڈائری

نام: طاہرہ رشید کلاس: 5

عمر: 17 سال ضلع: رحیم یار خان

اس سال کا 14 اگست میری زندگی کا بہترین دن ہے۔ آج ہمارے مرکز میں جشنِ آزادی کا پروگرام ہوا۔ بچوں نے ملی نغمے گائے، تقریریں کیں اور ٹیبلو بھی پیش کیا۔ اس پروگرام کی مہمانِ خصوصی میڈم روحینہ گُل نے بتایا کہ وہ شادی سے پہلے صرف بارہویں تک پڑھی تھی اور انہوں نے شادی کے بعد اپنی تعلیم مکمل کی۔ اب وہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر آف لٹریسی ڈیپارٹمنٹ رحیم یار خان ہیں۔ میں نے چوتھی جماعت سے تعلیم چھوڑ دی تھی اور اب مرکز میں تعلیم جاری کرتے ہوئے مجھے بہت شرم محسوس ہوتی تھی کہ میں بہت بڑی ہوں۔ لوگ کیا کہیں گے اتنی بڑی ہو کر اب پانچویں جماعت میں پڑھ رہی ہے لیکن اب میڈم روحینہ گُل کی ذاتی زندگی کو جان کر مجھے بہت حوصلہ ملا۔ اب میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ میرے رشتہ دار اور لوگ جو بھی کہیں میں نے اپنی تعلیم مکمل کر کے میڈم کی طرح آفیسر بننا ہے۔

نام: مافیہ نورین کلاس: 8

عمر: 18 سال ضلع: بہاولپور

میری خواہش ہے کہ میں پڑھ لکھ کر وزیر اعلیٰ بنوں تا کہ میں اپنی قوم کی مدد کر سکوں۔ میں چاہتی ہوں کہ ہماری قوم بہت ترقی کرے اور کوئی انسان بھوکا نہ رہے۔ میں اپنی قوم کو ترقی یافتہ قوم بنانا چاہتی ہوں۔

نام: سویرا رفیق کلاس: 8

عمر: 14 سال ضلع: بہاولپور

میری خواہش ہے کہ میں ڈاکٹر بنوں اور ان لوگوں کی مدد کروں جو بیمار ہیں اور غربت کی وجہ سے اپنا علاج نہیں کروا سکتے۔ کیونکہ میں نے بہت سے لوگوں کو غربت کی وجہ سے مرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ان کے پاس علاج کے لیے پیسے نہیں ہوتے۔ میں ان کا مفت علاج کروں گی۔ میں نہیں چاہتی اس دنیا میں کوئی غربت کی وجہ سے مرے۔ اللہ سب کو صحت دے۔ آمین!

پیشِ نظر معلومات

Punjab Women Helpline (1043)

پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین نے پنجاب ویمن ہیلپ لائن کا آغاز کیا ہے جس میں عورتیں دیگر مسائل کی معلومات یا شکایات کیلئے کسی بھی وقت مفت کال کر سکتی ہیں اسکے علاوہ اگر آپ خود کو یا کسی دوسرے کو زیادتی یا صنفی / امتیاز کا تشدد کا شکار ہوتے پائیں تو 1043 پر کال کر کے مدد ضرور طلب کریں۔

Women's Rights/Laws عورتوں کے حقوق و قوانین

From 2012 to 2017, the Government of Punjab introduced and implemented several significant measures to counter gender based discrimination, violence against women, and economic and social empowerment of women. Positive steps have also been taken to encourage and promote women's participation in the political process and the workforce, while education has remained a key priority for the Government of Punjab.

2012ء سے 2017ء کے درمیان گورنمنٹ آف پنجاب نے کئی اقدامات رائج کیے ہیں۔ جو صنفی امتیاز اور عورتوں کے خلاف تشدد سے نمٹنے کیلئے کافی مفید ہیں اور عورتوں کو سماجی اور معاشی طور پر با اختیار بناتے ہیں۔ یہ مثبت اقدامات عورتوں کی سماجی/سیاسی شمولیت میں حوصلہ افزائی اور فروغ دینے کیلئے اُٹھائے گئے ہیں۔

1: The national legal framework contains the following recent pro-women laws and amendments:

- The Acid Control and Acid Crime Prevention Act, 2011
- Prevention of Anti-Women Practices Act, 2011
- Criminal Law (Amendment) (Offense of Rape) Act 2016
- Criminal Law (Amendment) (Offences in the name or pretext of Honour) Act, 2016
- Prevention of Electronic Crimes Act, 2016
- Hindu Marriage Act, 2017

2: Laws for the Protection of Women in Punjab

- Punjab Women Protection Authority Act, 2017
- Punjab Protection of Women against Violence Act, 2016
- Punjab Muslim Family Laws (Amendment) Act, 2015
- Punjab Family Courts (Amendment) Act, 015
- Punjab Marriage Restraint (Amendment) Act, 2015
- Punjab Partition of Immovable Property (Amendment) Act, 2015

خبرنامہ

- The Punjab Land Revenue (Amendment) Act, 2015
- Punjab Fair Representation of Women Act, 2014
- The Punjab Protection against Harassment of Women at the Workplace (Amendment) Act, 2012

Important Helplines in Punjab

Government Helplines

Ambulance	115
Police Emergency	15
Child Protection Welfare Bureau	1121
Rescue 1122	042-99231701-2
Fire Fighting	16
Prime Minister Youth Business loan Program	0800-77000
Zimmedar Shehri - Board of Revenue - Local Government and Community Development	0800-02345
Punjab Youth Help Line	0800-12145
Provincial Disaster Management Authority (PDMA)	1129
Punjab Health Line (PHL)	0800-99000
Livestock	0800-78686
Punjab Women Helpline 1043	1043

Others

Ambulance Edhi	042-37847050, 37847060
Ambulance Hala-e-Ahmar	6304702, 1030
Dastak Charitable Trust Crisis Centre Helpline	042-35763237
Madadgaar National Helpline	1098

3: Recent Child Labour Laws

- Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Act, 2016
- Punjab Restriction on Employment of Children Act, 2016

24 اکتوبر 2016 سے پنجاب میں بچوں کی روزگار عمل پر پابندی کا قانون نافذ ہے جس کے مطابق 11(a) کے آئین کے تحت ایسا قابض جو 15 سال سے کم عمر بچوں کو اپنی زیرنگرکام یا مزدوری کے لیے تعینات کرتا ہے وہ ایک مدت کی قید کی سزا کے قابل ہوگا جو 6 ماہ سے تو زائد ہوسکتی ہے لیکن 7 روز سے کم نہ ہوگی۔ جس کے ساتھ 10 سے 50 ہزار کا جرمانہ دینا ہوگا۔

1: Services for Women in Punjab

Transitional Housing for Women

If you are a survivor of violence and wish to obtain residential and training services, contact PCSW's

2: Small Loans for Women

- Akhuwat
- Livestock
- Bank of Punjab

3: PSDF Training Program for Women

- District of Trades
- List of Trades
- TEVTA Institutes (South Zone)
- Detail of Women receiving training under PSDF
- PSDF Women Enrollment

عورتوں پر تشدد کے خلاف 16 دنوں پر مبنی تحریک
(16 Days of Activism)

☆ 16 دنوں کی سرگرمی دراصل بین الاقوامی طور پر بیداری کی وہ تحریک ہے جو عورتوں اور بچوں پر تشدد کے خلاف چلائی جاتی ہے۔ یہ تحریک 25 نومبر (عورتوں کے خلاف تشدد کے خاتمے کا بین الاقوامی دن) سے لیکر 10 دسمبر (انسانی حقوق کا بین الاقوامی دن) تک جاری رہتی ہے۔ اس 16 دنوں کے دورانیہ میں بچوں کا عالمگیر اور دنیاوی ایڈز کا دن بھی شامل ہوتا ہے۔

☆ یہ تحریک 1998 میں ساؤتھ افریقہ میں شروع کی گئی اور اس حکمتِ عملی کا مقصد سوسائٹی کو تشدد سے نہ صرف آزاد کروانا تھا بلکہ عورتوں اور بچوں پر ہونے والے تشدد کے منفی اثرات کے متعلق لوگوں میں آگہی پیدا کرنا بھی تھا تا کہ وہ اسکے خلاف آواز اور قدم اُٹھا سکیں۔

☆ پوری دنیا میں ہر تین میں سے ایک عورت ایسی ہے جو اپنی زندگی میں تشدد کا تجربہ لازمی رکھتی ہے اور سینکڑوں لڑکیاں اور عورتیں ایسی ہیں جو جنسی اور جسمانی تشدد کا شکار ہوتی ہیں۔ تاریخ اس بات کی گواہ رہی ہے کہ تشدد نے کبھی عمروں میں امتیاز نہیں رکھا خواہ لڑکی، عورت یا بچی ہی کیوں نہ ہو۔

☆ اس سال عالمی تحریک کی توجہ کا مرکز صنفی تشدد کے خلاف آواز اُٹھانا تھا۔ اس تحریک میں ادارہ تعلیم و آگہی نے نہ صرف حصہ لیا بلکہ اس تشدد کے خلاف اپنے ادارے میں پڑھنے والی بہت سی لڑکیوں کی آواز سرِ عام لوگوں تک پہنچائیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔۔۔۔۔۔

RIGHT TO EDUCATION PAKISTAN

سیاسی سہیلیاں
ADVANCING ACTION FOR ADOLESCENT GIRLS

IDARA-E-TALEEM-O-AAGAHI
ادارہ تعلیم و آگہی

#16DaysOfActivism
END VIOLENCE AGAINST WOMEN AND GIRLS

بول کے لب آزاد ہیں تیرے

نام:فاطمہ کلاس:8

عمر:18 ضلع:رحیم یار خان

میرا تعلق گھر کے دائرے تک ہی محیط رہتا تو شاید مفلسی کے نام پر ہراساں نہ ہونا پڑتا اور زندگی سے لاتعداد شکایات نہ ہوتیں۔ میری زندگی میں کافی ''کیوں'' تھے جن کا جواب مجھے سیانی سہیلیاں کے ادارے جا کر ملے۔ اپنے حق کیلئے آواز اُٹھانا اور مطالبہ کرنا یہ وہ تمام باتیں تھیں جن کا تصور کبھی ذہن و گمان میں نہ تھا۔ آج میں جس خود اعتمادی سے سر اُٹھائے روزمرہ مشکلات کا سامنا کرنے لائق ہوتی ہوں وہ اس ادارے کی کاوش کا نتیجہ ہے۔

میرے والد کی ساری زندگی بھٹہ پر مزدوری کرتے گزری اور پھر یہی کٹھن محنت کرتے ہوئے وہ بستر کے محتاج ہوگئے۔ اسکی وجہ سے ہمارے مالی حالات بد سے بدتر ہوگئے۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے میری والدہ نے لوگوں کے گھروں میں صفائی شروع کر دی تا کہ ہمارے گھر کا نظام چلتا رہے۔ زندگی کے اُتار چڑھاؤ ابھی تھمے نہ تھے کہ میری والدہ اچانک بیمار ہوگئیں اور انکی جگہ کام پر مجھے جانا پڑا۔ صبح سے شام واپس تک معاشرے کی لاتعداد بھیانک نظروں کا سامنا کرنا روز کا معمول بن چکا تھا۔ یہ سفر نظروں تک محدود رہتا تو قابلِ برداشت تھا لیکن کب یہ نظریں سفر کرتے گریبان تک جا پہنچیں اور باقی آسا سہ بھی چھین لے گئیں اس بات کا احساس تب بہت گہرا ہوا جب میرے والدین اسکے خلاف آواز تک نہ اُٹھا سکے۔

اس واقع کے بعد میری زندگی دوبارہ گھر کے دائرے تک محدود ہوگئی تھی۔ اگر فلاحی ادارے کی ٹیم میرے گھر تک رسائی نہ کرتی تو شاید میری کہانی میری زبانی لوگوں تک نہ پہنچتی اور باقی زندگی بھی کمرے کی چار دیواری کی نظر ہو جاتی۔ اس ادارے نے نہ صرف میری کھوئی خود اعتمادی واپس لوٹائی بلکہ زندگی سے نمٹنے کی مہارتیں بھی سیکھائیں تا کہ مستقبل میں باعزت خود کفیل زندگی گزار سکوں۔ ماضی کو ہم بدل نہیں سکتے لیکن حال اور کل ہمارے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ ایسے ادارے تمام نوعمر لڑکیوں میں زندگی کی مہارتوں کی آگاہی پیدا کریں تا کہ کوئی نئی فالمہ دوبارہ ہراساں نہ ہو۔ آمین

آخر بیٹا ہی کیوں

نام:حمیرا کلاس:8

عمر:17 ضلع:مظفر گڑھ

کیوں پھر بیٹی؟ اک تلخ اور غمگین آواز نے میری سماعت پر دستک دی۔ میں نے دعا مانگتے اپنی بند آنکھوں کو ہڑبڑا کر کھول دیا اور اپنی والدہ کی عیادت کیلئے انکے کمرے کی طرف رُخ کیا۔ میرا تعلق ایسے خاندان سے ہے جہاں بیٹیوں کو کمتر سمجھا جاتا ہے اور میری دادی کو شروع سے پوتے کی خواہش تھی اِس خواہش نے ہماری ہر چھوٹی خوشی کو تنز و طعنہ میں بدل دیا۔ یہاں تک کہ میرے سکول جانے پر بھی پابندی لگا دی گئی اور میری حمایت میں میرے والدین بھی اک لفظ نہ نکال سکے۔

زندگی جیسے رُکی ہوئی وقت پورا کر رہی تھی اور میری والدہ ہم دو بہنوں کے مرتے خواب دیکھتے پُتلا بنتی جا رہی تھیں۔ اس دوران اک اُمید کی کرن لے کر دو عورتیں ہمارے گھر آئیں اور اپنے ادارے کے مقصد سے آگاہ کروایا۔ میری والدہ میں جیسے کوئی جان پھونک دی ہو۔ انہوں نے اپنے فیصلے سے اگلے دن سب کو آگاہ کر کے گھر میں جیسے آگ لگا دی۔ میرے والد چونکہ کبھی ہماری حمایت نہ کر سکے تو انہوں نے اختلاف کرنے سے بھی گریز کیا لیکن دادی نے اک بار تیسری اولاد کی خواہش بطور شرط رکھ دی۔ اس شرط کو میری والدہ نے قبول کر لیا۔ اگلے روز سے ہم سیانی سہیلیاں کے ادارے میں تعلیم حاصل کرنے لگیں۔ گزرتے وقت کے ساتھ کہیں نہ کہیں لاشعور میں یہ خوف تھا کہ اگر شرط پوری نہ ہوئی تو یہ سفر یہیں رُک جائیگا۔ صنفی امتیاز اور انسانی حقوق کے بارے میں اس ادارے نے آگاہی دی اور جسکی مدد سے ہماری سوچ میں تبدیلی پیدا ہوئی کہ صلاحیتوں میں جب اللہ تعالی نے امتیاز نہ کیا تو پھر برتری بیٹے کو کیوں؟ اس سوچ کو مجھے تمام لوگوں اور اپنے خاندان میں عام کرنا ہے۔ اپنی دادی کو اس مقام پر کھڑے ہو کر دیکھانا ہے جس مقام کی حقدار وہ صرف بیٹے کو سمجھتی ہیں۔

اس بھروسہ کی ڈور کو پکڑتے ہوئے میں نے اپنی والدہ کو حوصلہ دیا اور اپنی دادی کو تعلیم نہ چھوڑنے کا فیصلہ سنایا یہ بولتے ہوئے کہ اللہ کے ہر فیصلے میں حکمت چھپی ہوتی ہے۔ بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے اور وسیلے بھی وہی بناتا ہے تبھی اس نے ایسے ادارے کو وسیلہ بنایا تا کہ ہم گھٹن کی زنجیروں سے نکل کر خود کو نکھار پائیں نہ کہ ناشکری کریں۔

سیانی سہیلیاں کی ترقی کا سفر

یقین کا سفر

نام:شہزادی کلاس:6

عمر:15 ضلع:بہاولپور

اور میں بالآخر اک تعلیمی ادارے کے دروازے پہنچ گئی جہاں سیانی سہیلیاں لکھا تھا۔اس وقت ایسا محسوس ہوا جیسے میرے یقین کا سفر مکمل ہوگیا۔میرا تعلق بہاولپور کے اک چھوٹے قصبے سے ہے جہاں میں اپنے خاندان کا پیٹ راشن کی دُوکان چلا کر پالتی ہوں۔مجھے شروع سے ہی تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا اور کچھ کرنا چاہتی تھی لیکن میرے والد کے اچانک نابینا ہو جانے کی وجہ سے مجھے نہ صرف تعلیم چھوڑنا پڑی بلکہ پوری دُوکان کی ذمہ داری میرے کندھوں پر آ گئی۔میری طبیعت شروع سے بے باک تھی۔میرے والد مجھے اپنی بہادر بیٹی کے خطاب سے پکارتے تھے اور اُنکی اس پر اعتمادی نے مجھے آج اس مقام پر پہنچا دیا ہے۔میں اپنی دُوکان کو مزید پڑھ لکھ کر بڑا کرنا چاہتی ہوں تا کہ میرے چھوٹے بہن بھائی پڑھتے ہوئے اپنے پیروں پر کھڑے ہوسکیں۔

اُمید کا سفر کٹھن ضرور ہوتا ہے لیکن صبر اور مستقل مزاجی سے اسکو کاٹا جا سکتا ہے۔ہمارے علاقے کا ماحول ایسا نہیں تھا کہ اس میں عورت ہوتے مردانہ کام آسانی سے انجام دیئے جا سکتے لیکن جب ارادے مضبوط ہو تو ہر طرح کے پہاڑ پار کیے جا سکتے ہیں۔دُوکان چلاتے مجھے کافی سال ہو چلے ہیں اور اس دوران میں نے موٹر بائیک نہ صرف خریدی بلکہ چلاتے ہوئے ساری بیرونی ذمہ داریاں اسکے سہارے سرانجام دیں۔میرا سفر یہاں ختم نہ ہوا بلکہ اس سفر میں میرا ساتھ اک ایسے ادارے نے دیا جو میرے جیسی اُور بہت سی لڑکیوں کو مفت تعلیمی وفنی مواقع فراہم کر رہا ہے۔اس ادارے نے میری تعلیم کی دِلی خواہش کو نہ صرف ہوا دی بلکہ اک نیا مقصد دیا جسکے ذریعے میں مزید خودکفیل بن پاؤں گی۔

''میری آپ بیتی اس چیز کی عکاسی کرتی ہے کہ اُمید کا سفر جاری رکھنا چاہئے اور اس سفر میں ایسے اداروں کا ہمسفر ہونا ضروری ہے۔''

خواب سے تکمیل تک

نام: راحیلہ لطیف کلاس:5

عمر:11 سال ضلع:رحیم یار خان

میں عبدالستار تپھل بستی میں رہنے والی ایک لڑکی ہوں۔میں پانچ سال پہلے ایک پرائیویٹ سکول میں پڑھتی تھی اور اپنے والدین کے ساتھ ہنسی خوشی رہ رہی تھی۔پھر ہارٹ اٹیک کی وجہ سے میرے ابو کی وفات ہوگئی۔ہمارا گزارا ابو کی تنخواہ سے ہوتا تھا۔ابو کی وفات کے بعد گھر والوں کا رویہ امی اور ہمارے ساتھ بہت بُرا ہو گیا تھا۔میری پھوپھو گھر کے سارے فیصلے کرتی تھیں۔میری چاچی نے میری امی کے بارے میں اُلٹی سیدھی باتیں کرنی شروع کر دیں۔وہ چاہتی تھیں کہ میری امی ہر کام اور ہر چیز کے لیے اُن کی محتاج ہو جائے۔لیکن میری امی خود محنت کر کے ہمیں پالنا چاہتی تھیں۔امی ہمیں اچھے سکول میں پڑھا رہی تھیں۔چاچی نے امی پر الزام لگانے شروع کر دیئے۔جب یہ سب ہوا میری پھوپھو نے ہمارا سکول جانا بند کر دیا۔اُن کو لگتا تھا کہ ہم بھی ایسے ہی کریں گے۔

پھر کچھ دنوں بعد سکول کے پرنسپل ہمارے گھر آئے۔اُن کے بہت کہنے پر میرے بھائیوں کو سکول جانے کی اجازت مل گئی لیکن میری پھوپھو نے مجھے نہیں جانے دیا۔پھر ایک دن ادارے کے کچھ لوگ ہمارے گھر آئے اور بتایا کہ جو لوگ سکول نہیں جاتے اور کبھی سکول نہیں گئے اُن کو ہمارے مرکز میں بھیجیں۔ہمارا ادارہ ساری تعلیمی سہولتیں دے گا۔میں اور میری امی بہت خوش ہو گئے۔میری امی نے پھوپھو سے بات کی لیکن انہوں نے ایک شرط رکھی کہ اگر چاچی کی بیٹی سکول جائے گی تو میں جا سکتی ہوں۔پھر ادارے کی عورتوں نے چاچی کو سمجھایا اور تعلیم کی اہمیت سے آگاہ کیا۔بلآخر چاچی مان گئیں اور یوں میری پڑھائی کا سفر شروع ہو گیا۔

ادارے میں آ کر میں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔میں ادارے کی بہت شکر گزار ہوں۔جن کی وجہ سے مجھے ایک بار پھر پڑھنے کا موقع ملا۔میں تعلیم حاصل کر کے فوج میں جانا چاہتی ہوں تا کہ اپنے جیسے بہت سے بچوں کے لئے اور اپنے وطن کے لیے کچھ کر سکوں۔

سیانی سہیلیاں

ADVANCING ACTION FOR ADOLESCENT GIRLS

اگر آپ ادارہ تعلیم و آگہی کے ساتھ شراکت داری میں دلچسپی رکھتے ہیں تو
اس منصوبے کو وسعت دینے کے لیے

رابطہ کریں

صبا سعید، پروگرام منیجر saba.saeed@itacec.org

ادارہ تعلیم و آگہی

مرکزی دفتر: 1/A کینال پارک، گلبرگ II، لاہور

فون نمبر: (+92) (42) 5711106

www.itacec.org/a3g

ITA.A3G

ITA_A3G

رحیم یار خان آفس

عیسی خیل ہاؤس نمبر 3، نیازی کالونی، رحیم یار خان

فون نمبر: (+92) (68) 5956260

بہاولپور آفس

ریحان فلنگ اسٹیشن، نزد بغداد اسٹیشن، مین حاصل پور روڈ، بہاولپور

فون نمبر: (+92) (062) 2281219

مظفر گڑھ آفس

ہاؤس ڈاکٹر محمد علی، محلہ پیپل والا، نزد یادگار کلب، مظفر گڑھ

فون نمبر: (+92) (66) 2427864